Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم شنبہ

۱۷ شوال ۱۳۶۸ ہجری

فی پرچہ ۲ آنے

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ روپے
سہ ماہی ۶ روپے
ماہوار ۲ روپے

جلد ۳ | ۱۳ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۱۳ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۸۲

ہر اُس منصوبے کی مخالفت کی جائیگی جو لیبیا کی وحدت میں حائل ہو گا

ہم حصول مقصد کے لئے اعصابی جنگ تک سے گریز نہیں کرینگے

اسکندریہ ۱۲ اگست - طرابلس کی آزادی کی نئی جماعت کے ایک ممبر کردہ رکن شیخ توفیق غریبتی ان دنوں اسکندریہ آئے ہوئے ہیں - انہوں نے اشارہ کو اپنی جماعت کے مقاصد اور اصولوں کی چند تفصیلات بتائیں یہ جماعت طرابلس کے ایک بڑے بااثر سیاست دان شیخ سلیم بن منتصر رہنمائی میں قائم ہوئی ہے - اور لیبیا کی مکمل وحدت کا مطالبہ کرتی ہے - اور امیر ادریس السنوسی کے تحت طرابلس شائر نیکا اور فیضان کی کسی ایک ایسی فیڈریشن کی مخالفت کرتی ہے - جس کی وکالت لیبیا کی آزادی کمیٹی نے کی ہے - شیخ توفیق کا خیال ہے - کہ اس فیڈریشن کے معنی یہ ہوں گے - کہ برطانیہ - سوفرانسیسی سے پر عملدرآمد ہوگا - جس کے نتیجے میں ان تینوں علاقوں کو یورپین طاقتوں کے الگ الگ حلقہ اثر کے طور پر تسلیم کر لیا جائے گا -

انہوں نے ان خیالات کی تردید کی کہ اُن کی جماعت اٹلی سے سیاسی تعلقات رکھتی ہے - انہوں نے کہا کہ اگر طرابلس کو تولیت میں دینا ہی منظور رہے - تو پھر ایک قوم کی تولیت سے بین الاقوامی تولیت کو ترجیح دی جائیگی انہوں نے کہا کہ ہمیں طرز حکومت کے سوال کو لیبیا کے حصول وحدت تک اُٹھا رکھنا چاہیئے - اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے آزادی کی جماعت نئی ایک یادداشتیں تیار کر رہی ہے جو اقوام متحدہ اور عرب لیگ کے سامنے پیش کی جائیگی

انہوں نے نہایت صاف گوئی کے ساتھ یہ تسلیم کر لیا کہ جماعت کے رہنما ہر اس منصوبہ کو شکست دینے کے لئے جو لیبیا کے مطلوبہ حصول وحدت میں حائل راہ ہو اقوام متحدہ کے اندر "اعصابی جنگ" سے خاندان کی مخالفت میں دریغ نہ کریں گے (استار)

پاکستان سے بھرتی کئے ہوئے فوجی

واپس پاکستان آگئے

کراچی ۱۲ اگست - کل حیدرآباد دکن سے ۵۷۵ فوجی قیدی پاکستان پہنچے - ان فوجیوں کو نظام کی حکومت حیدرآباد نے سرحد - مغربی پنجاب - بلوچستان اور سرحد سے بھرتی کیا تھا - یہ فوجی کراچی میں بحری جہاز پر سو ہندوستانی سپاہیوں کی نگرانی میں لائے گئے - انہیں کراچی پہنچتے ہی کھانا وغیرہ کھلایا گیا - اور فوراً انہیں لاہور - ملتان اور پشاور پہنچانے کے انتظامات کر دیئے گئے -

ان قیدیوں کی حالت بد ترین ہے - بہت سے لاغر اور جوڑ ٹوٹے ہوئے چہرے ... سے بڑے بدنما داغ ہیں اور جسم کی کھال متعدد جگہوں سے چلی ہوئی ہے قیدیوں نے بتایا کہ یہ تیسرے درجہ کی سزا انہیں محض بعض اطلاعات لینے کی غرض سے پہنچائی گئی ہے - اور بعض مزید تکلیفیں اور تشدد بھی دی جاتی رہی ہیں - انہوں نے کہا آپ حیدرآباد کے عوام پر مظالم کی درد بھری داستانیں تو سن ہی چکے ہیں ہم نے بھی دنیا کا یہ حصہ حاصل کیا ہے - چونکہ ان سپاہیوں کے پاس کراچی اترنے کا پرمٹ نہ تھا - لہٰذا انہیں کراچی اترنے کی اجازت نہ دی گئی امید ہے - اگلے ہفتے اسی قسم کے قیدیوں کا ایک گروہ ۵۰۰ کی تعداد میں آئیگا -

یہ قیدی لصبد مشکل سے گھروں کو جا سکے ہوئے ہیں - انہیں کا کہنا ہے - کہ وہ پیدل ... کر گھروں کو جائیں - (ڈان)

فنڈ برائے انسداد تپ دق!

لاہور ۱۲ اگست - پاکستان کی دوسری سالگرہ کے موقع سعید پر مغربی پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی کے فیصلے کے مطابق عین اسی دن انسداد تپ دق کے لئے ایک فنڈ جاری کیا جائے - پاکستان ریڈ کراس سوسائٹیز کی مغربی پنجاب کی برانچ کے صدر کرنل - ایس - ایم کے ملک نے ایک بیان میں کہا ہے - کہ پاکستان میں یہ موذی مرض دن بدن بڑھ رہا ہے - اگرچہ صحیح اعداد و شمار کا تا حال اندازہ نہیں ہو سکا - تاہم اس کے مریضوں کی تعداد لرزہ خیز ہے - لہٰذا میں قوم کے درد مند اصحاب سے اپیل کرتا ہوں - کہ وہ اس کار خیر کی طرف بھی توجہ دیں - اور اس میں دل کھول کر حصہ لیکر اپنے وطن کی صحت کی گارنٹی کرالیں -

یاد رہے ۱۴ اگست کو پریڈ کے وقت سوسائٹی کے بعض کارکن سوائے پاکستان کی جھنڈیاں فروخت کریں گے - ان کی آمد اس فنڈ میں جائے گی - باقی ضلعوں میں بھی ان جھنڈیوں کی فروخت ہو گی -

---

۶ کراچی سے نئی دہلی کے لئے روانہ ہو گیا تھا - اب نئی دہلی سے سرینگر کو روانہ ہو جائے گا -

مشرق وسطیٰ کو اسلحہ بھیجنے کی پابندی اُٹھا لیگئی

لیک سکیسس ۱۲ - اگست - ایک اطلاع مظہر ہے - کہ اتحادی قوموں کی سلامتی کونسل نے مشرق وسطیٰ میں اسلحہ بھیجنے پر جو پابندی لگائی ہوئی تھی - اسے اٹھانے کا فیصلہ کر دیا ہے - سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ مسئلہ فلسطین کے ثالث کی رپورٹ پر کیا ہے - انہوں نے اپنی رپورٹ میں اس بات پر زور دیا تھا - کہ جونہی فلسطین میں امن بحال ہو جائے - اسلحہ پر پابندی کو اٹھا لینا چاہیئے

ہندوستان جانے والے پرمٹ میں مندرجہ شرائط کی پابندی لازمی ہے

پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کا بیان

جالندھر ۱۲ اگست :- ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم جالندھر نے پاکستان کے باشندوں کو متنبہ کیا ہے - کہ وہ ضروری پرمٹ لئے بغیر مشرقی پنجاب یا ہندوستان میں وارد ہونے سے گریز کریں - یہ پرمٹ ہندوستانی حکام جاری کرتے ہیں - پرمٹوں میں عائد کردہ شرائط کی پابندی بھی ضروری ہے -

ڈپٹی ہائی کمشنر کا بیان ہے - کہ پاکستانی باشندوں کو مشرقی پنجاب میں داخل ہونے پر مختلف وجوہ کی بناء پر حراست میں لے لیا جاتا ہے - اور پھر انہیں سزائے قید دی جاتی ہے - عام الزامات اس قسم کے ہوتے ہیں (۱) پرمٹ کے بغیر ہندوستان میں داخلہ (۲) پرمٹ کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد ہندوستان میں قیام (۳) ایسے مقامات تک پہنچنا جن کا پرمٹ میں ذکر نہیں -

(۴) آوارہ گردی -

ڈپٹی ہائی کمشنر نے مشرقی پنجاب کے حکام کو لکھا ہے - کہ گرفتار ہونے والے پاکستانی باشندوں کے متعلق انہیں تفصیلات بہم پہنچائی جائیں - تاکہ ان کی امداد اور ضروری مشورہ دینے کا انتظام کیا جائے -

کراچی ۱۲ اگست :- ایک سرکاری اعلان کے مطابق وسط ستمبر میں جو بین المملکتی کانفرنس ہو رہی ہے - اس میں پنجاب کی نہروں اور دریاؤں کے پانیوں کی تقسیم کا مسئلہ پھر زیر بحث آئیگا - واضح رہے - کہ نئی دہلی کی کانفرنس میں اس امر پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا - کیونکہ پاکستان چاہتا تھا - کہ اس مسئلے کا فیصلہ یا تو بین الاقوامی دستور کے مطابق ہو یا پھر ... عالمی عدالت سے فیصلہ ہو -

خاص ایلچی سرینگر کے راستے پر

کراچی ۱۲ اگست :- کشمیر میں صلح کے سمجھوتے کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کشمیر کمیشن نے ۱۰ اگست کو کراچی میں جو مشترکہ کانفرنس بلائی ہے - اس کے دعوت ناموں کا جواب لے کر کشمیر کمیشن کا ایک خاص ایلچی آج سری نگر پہنچ رہا ہے - یہ ایلچی آج صبح

کیا امریکہ فارموسا پر قبضہ کر لے گا؟

ہانگ کانگ ۱۲ اگست یہاں باخبر حلقوں نے آج کہا ہے - کہ چینی اشتراکی قوم پرستوں کے صدر مقام کینٹن پر قبضہ کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک ہانگ کانگ کو گرفت میں لینے کی کوشش نہ کریں گے - توقع ہے - کہ اشتراکی دو ہفتہ کے اندر کینٹن فتح کر لیں گے - ابھی حال ہی میں جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں - اُن سے یہ خیال پایۂ استقلال کو پہنچتا ہے - کہ اشتراکی اعصابی جنگ کے ساتھ ساتھ اس نو آبادی سے اپنی ضروریات کا خام مال حاصل کریں گے - یہاں کے سفارتی حلقوں میں یہ سنسنی خیز افواہیں گرم ہیں - کہ سقوط کینٹن کے بعد امریکہ چیانگ کائی شک کو فارموسا لے لے گا - خیال کیا جاتا ہے - کہ چیانگ کے فوجی دستے فارموسا چلے آئیں گے - اور قوم پرستوں کے تمام سرکاری جنگ کے فنڈ منتقل ہو جائیں گے - یہ بھی توقع ہے - کہ وزارت خارجہ فارموسا منتقل ہو گی (رشتار)

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے طبع کرا کر دفتر ... میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

... خان نوید بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی لطیف تفسیر

حقیقی عبادت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل کرنے کے لئے کی جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

گذشتہ ۸ اگست مورخہ ۵ اگست ۱۹۴۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا میں نے پچھلے سے پچھلے خطبہ میں قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت کے متعلق بتایا تھا کہ قربانیاں تو ہمیشہ انبیاء کی جماعتوں کو کرنی ہی پڑتی ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کی امت سے جن قربانیوں کا مطالبہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وہ دوسرے انبیاء اور ان کی امتوں کی قربانیوں سے زیادہ سخت ہیں مثلاً تو عرصہ قربانی قیامت تک ممتد کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرے قربانی کی نوعیت بدل دی گئی ہے۔ آج میں اسی کے متعلق کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔

اس آیت میں چار چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ اور ان چاروں کے متعلق یہ قید لگا دی گئی ہے۔ کہ وہ چاروں کی چاروں اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں۔ اور پھر اس اللہ کے لئے ہیں۔ جس کی صفت ربوبیت کو سامنے رکھ کر میں عبادت کر رہا ہوں۔ اگر یہاں صرف "اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہے" کہا جاتا۔ تو وہ بھی درست تھا لیکن رب العالمین ساتھ لگا کر یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ جس طرح وہ ذات جس کے لئے میں عبادت کر رہا ہوں رب العالمین ہے۔ اسی طرح اس کے واسطہ سے میری یہ قربانیاں بھی ساری مخلوقات پر پھیلی ہوئی ہیں۔

ان چاروں میں سے جو یہاں بیان ہوئی ہیں میں صلوٰۃ کو لیتا ہوں۔ عقلی اور نقلی طور پر بعض عبادتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے سوا معبودانِ باطلہ کی کی جاتی ہیں۔ اس کے آگے کئی اور اقسام ہیں مثلاً ایک عبادت ایسی ہوتی ہے جو معبودانِ باطلہ کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن وہ جہاں خدا تعالےٰ کے لئے نہیں ہوتی وہاں انسان کے لئے بھی نہیں ہوتی جیسے بعض لوگ سورج۔ ستاروں۔ پہاڑوں دریاؤں یا بعض اور دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں (۲) بعض عبادات ایسی ہوتی ہیں۔ جن میں ظاہری طور پر عبادت کرنے والا خدا تعالےٰ ہی کو سجدہ کر رہا ہوتا ہے لیکن مقصد اس کا یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم میں بڑا سمجھا جائے اس کا رعب بیٹھ جائے۔ یا لوگ اسے زاہد یا پاکباز خیال کرنے لگیں۔ (۳) ایک شخص ایسا ہوتا ہے جس کی عبادت ماسوی اللہ کی نہیں ہوتی اور نہ دکھاوے کی خاطر ہوتی ہے۔ لیکن وہ خدا تعالےٰ کے پاس اپنی اغراض کے لئے جاتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے خوف سے نمازیں پڑھتا ہے۔ تا وہ اسے عذاب نہ دے۔ اس سے ناراض نہ ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسی نماز پڑھنے والے کو کوئی عذاب نہیں ملے گا۔ لیکن وہ ادنےٰ قسم کا مومن ہوگا۔ خوف کا تعلق بالواسطہ ہوتا ہے اور محبت کا تعلق بلاواسطہ۔ اگر اسے خدا تعالےٰ سے محبت کا تعلق ہوگا۔ تو وہ اس کے پاس جائے گا قطع نظر اس سے کہ وہ اس سے ناراض ہوگا یا سزا دے گا۔ پھر اس کے آگے ایک اور مقام ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پڑھنے والے کا تعلق خدا تعالےٰ سے خوف کا نہ ہو۔ بلکہ وہ اس کے انعامات کو حاصل کرنے کی غرض سے ہو۔ یہ عبادت بھی ناقص ہے۔ اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اگر اخروی زندگی نہ ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ انسان کو پیدا کر کے کہہ دیتا۔ تم میری عبادت کرو۔ تو انسان اس کی عبادت کی ضرورت نہ سمجھتا۔ یہ درجہ خوف والے درجہ سے بالا ہے۔ اور اس میں انسان خدا تعالےٰ کے حسن کے زیادہ قریب پہنچ جاتا ہے مگر پھر بھی اس کی عبادت محض خدا تعالےٰ کی صفات سے کچھ حصہ لینے کے لئے ہوتی ہے۔ گویا اس کا تعلق خدا تعالےٰ سے تو ہے۔ لیکن صرف اس کے افعال وصفات کے ساتھ ہے۔ اور جس کا صرف افعال اور صفات کے ساتھ تعلق ہو وہ پورا عاشق نہیں کہلا سکتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین کہہ کر اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ میری عبادت مندرجہ بالا اقسام کی نہیں۔ فرمایا میری عبادت ماسوا اللہ کے لئے نہیں۔ اور نہ دکھاوے کے لئے یا جلب منفعت کے لئے ہے۔ میری نماز صرف خدا تعالےٰ کے حصول کے لئے ہے۔ خواہ وہ مجھے کچھ دے یا نہ دے سزا دے یا انعام دے۔ میں اس کی عبادت کرتا چلا جاؤں گا۔ یہ وہ انتہائی مقام ہے۔ جس پر اسلام مومن کو پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ شخص جو صرف خوف یا انعام کی وجہ سے نمازیں پڑھتا ہے۔ جب اسے یہ پتہ لگے۔ کہ اخروی زندگی محض ایک استعارہ ہے۔ تو وہ نماز چھوڑ دے گا۔ لیکن وہ شخص جس کی عبادت محمدی عبادت سے ہم رنگ ہوگی۔ وہ کہے گا میں نے تو جہنم کے ڈر سے یا جنت کے لالچ سے نماز پڑھی ہی نہیں۔ خدا تعالےٰ مجھے جنت میں ڈالے یا جہنم میں دونوں مقام میرے لئے یکساں ہیں۔ میں اس کی عبادت کرتا چلا جاؤں گا۔ یہ وہ عبادت ہے جو پہاڑوں کو ہلا دیتی ہے۔ دریاؤں کو خشک کر دیتی ہے۔ اور دلوں پر ایک زلزلہ طاری کر دیتی ہے۔ اس میں اور اس عبادت میں جو خدا تعالےٰ کے خوف یا طمع کی وجہ سے پڑھی جائے زمین و آسمان کا فرق ہے۔

قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین میں گو مخاطب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن آپ کے واسطہ سے تمام کامل متبع مراد ہیں۔ جیسے دوسری جگہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ اے رسول تو اپنے ساتھیوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو۔ تو میری کامل پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ گویا مسلمانوں کے لئے وصال الٰہی کو حاصل کرنا اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت نہ کریں۔ پھر رب العالمین کے الفاظ بڑھا کر یہ بتایا کہ جس طرح میرا رب اور میرا معبود سب جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ اسی طرح میری عبادت بھی اس کے واسطہ سے اس کی تمام مخلوقات پر پھیلی ہوئی ہے۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین کہہ کر اپنی عبادت کے ساتھ اتنی قیود لگا دی ہیں۔ کہ اسے انتہائی مقام پر پہونچا دیا ہے۔ آپ کی نمازیں جہاں ماسوا اللہ یا دکھاوے کے لئے نہیں تھیں۔ وہاں وہ خدا تعالےٰ کے خوف یا اسکے انعامات حاصل کرنے کی غرض سے بھی نہیں تھیں۔ وہ صرف وصال الٰہی کی خاطر تھیں اور وصال الٰہی کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان ایسے مقام پر پہونچ جائے کہ وہ خدا تعالےٰ کی صفات اور افعال کو بھول جائے۔ اس کے سامنے صرف اس کی ذات ہی ذات رہ جائے۔ یہ وہ نماز ہے جس کا اسلام نے تقاضا کیا ہے۔ نچلے درجہ کے بھی مومن ہیں۔ اور ان کی نمازیں بھی مقبول ہوں گی۔ لیکن وہ محمدی مقام نہیں کہلا سکتا۔ محمدی مقام وہ ہے۔ جس میں انسان کے سامنے صرف خدا ہی خدا ہو اور کوئی چیز نہ ہو۔

پتہ مطلوب ہے میاں عبدالرحیم صاحب ادجاوی ٹھیکیدار جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے رشتہ دار یا دوست کی نظر سے یہ اعلان گزرے تو وہ نظارت بیت المال کو جلد مطلع فرمائیں۔

تربیت کا گُر یہ ہے کہ آپ اپنے فرض کو ادا کریں

عام طور پر نظارت ہذا میں اس قسم کے استفسارات موصول ہوتے رہتے ہیں کہ نوجوانوں کی تربیت کے لئے کونسے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ یا یہ کہ جماعتیں اپنے معیار کو کس طرح بڑھائیں۔ اور تقوےٰ کے اعلیٰ مقام پر کس طرح قائم ہوں؟

ان سوالات کا جواب صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنے فرض کو فرض سمجھ کر ادا کریں۔ کوئی نوجوان ایسا نہ ہو جس کے ذمہ علاوہ اسکے مفوضہ فرائض کے کوئی نہ کوئی جماعتی ڈیوٹی مقرر نہ ہو۔ اور پھر جو ڈیوٹی بھی اسکے ذمہ ہو چاہیئے کہ ہفتہ وار اجلاس میں اس کے کام کی پڑتال کی جائے اور ہر عہدہ دار کو کہا جائے۔ کہ وہ اپنے ہفتہ بھر کی کارگزاری کی رپورٹ یا خلاصہ پڑھ کر سنائے۔ تاکہ جماعت کو ایک دوسرے کے فرائض کا علم بھی حاصل ہوتا رہے۔ اور انہیں ایک دوسرے کے لئے دعا کے مواقع بھی پیش آتے رہیں۔

یاد رکھیں کہ اگر کسی فرد کے ذمہ کوئی جماعتی کام نہیں ہوگا۔ تو اس کا دماغ بہرحال بیکار نہیں رہ سکتا وہ نیکی کے کام کی بجائے تنقید یا دوسروں کے کام پر نکتہ چینی کرے گا۔ اور یا لاپروائی اختیار کرے گا۔ اور ہر دو صورتوں میں جماعتی ڈسپلن اور تربیت کی روح کو برباد کرنے والا ہوگا۔

میں نے اپنے گزشتہ دورے میں اکثر جماعتوں میں دیکھا ہے کہ عہدیدار چند آدمی ہیں۔ اور باقی لوگ ایسے ہیں جن کا کام صرف تقریریں سننا اور بار بار کی تحریکوں سے تنگ آکر اپنے عذر معذورات پیش کرنا ہے۔ یہ چیز مضحکہ خیز ہے۔ آپ سوچیں کہ کیا الٰہی جماعتوں میں بالخصوص جبکہ وہ اپنی ابتدائی حالت میں ہوں کبھی ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ ان میں سے اکثر عمل کرنے کی بجائے عذرات کا سہارا ڈھونڈیں:-

بس اس کا علاج ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ کوئی فرد ایسا نہ ہو جس کی اپنے حلقے میں کسی نہ کسی رنگ میں کوئی ڈیوٹی مقرر نہ ہو۔ پھر اسے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اپنا فرض ادا کرے۔ اگر آپ اس مقام تک پہنچ جائیں۔ تو جماعت کی تربیتی حالت خود بخود تیزی سے ترقی کرے گی۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور

۱۳ اگست ۱۹۴۹ء

کمیونزم مذہب اور روس

آخری قسط

اسلام میں کمیونزم کے علی الرغم معیشت کا سوال تمام زندگی کے سوال کے ساتھ حل کیا گیا ہے۔ کمیونزم زندگی کے صرف ایک ہی پہلو کو لیتا ہے۔ اور اسکو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان کی زندگی ایک مرکب چیز ہے مفرد نہیں ہے انسان بے شک ایک سوشل ہستی ہے۔ وہ بیشک تنہا زندگی نہیں بسر کر سکتا زندگی کا اجتماعی پہلو واقعی بڑا اہم ہے۔ لیکن اس کا انفرادی پہلو بھی کم اہم نہیں ہے۔ جہاں اسپر سوسائٹی کے حقوق ہیں۔ وہاں اسپر اپنے نفس کے بھی حقوق ہیں۔ جہاں اسکے لئے یہ ضروری ہے کہ نوع کی بقا کے لئے کوشش کرے۔ وہاں اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی انفرادی بقا کے قیام کے لئے بھی کوشش کرے۔ اس طرح ایک انسان کے فرائض اور حقوق نہایت پیچ در پیچ ہیں۔ ان سب میں توازن رکھنا ایک کٹھن ہے۔ اس سے بڑھ کر پھر زندگی کے ایسے باریک در باریک پہلو بھی ہیں۔ جو اس کے تعلقات تمام کائنات سے قائم کرتے ہیں پھر اس سے بھی آگے صانع کائنات ہے۔ الغرض انسانی زندگی کا کوئی بھی سوال ہو اس کا حل وہی بہترین ہوگا۔ جو تمام حالات کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا۔ ایک سوال کو باقی زندگی کے مختلف سوالات سے الگ کر کے حل کرنے سے صحیح حل نہیں مل سکتا۔

کمیونزم کا دعویٰ ہے کہ وہ انسان کے معاشی سوال کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ وہ زندگی کے حیوانی پہلو ہی کو لیتا ہے۔ باقی زندگی کو نظر انداز کر دیتا ہے معاشی سوال کے رو سے اس کے نزدیک اخلاق کوئی چیز نہیں۔ اعلیٰ زندگی کوئی چیز نہیں۔ ننگ و ناموس کوئی چیز نہیں تقدیس کوئی چیز نہیں۔ نیکی بدی کوئی چیز نہیں۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ بھی کوئی چیز نہیں۔ بس انسان ایک مشین ہے جو کھاتی اور پیتی ہے۔ اور اپنی نوع کی بقا قائم رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا صرف ایک ہی سوال ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس مادی حیات کو کس طرح قائم رکھا جائے۔ یہ تو کمیونزم کی اصل حقیقت ہے۔ اب چونکہ ان مسائل میں تمام دنیا کمیونزم کی ہمخیال نہیں ہے۔ مثلاً مسلمان مذہب کو ضروری سمجھتے ہیں انکے نزدیک خدا تعالیٰ پر اور معاد پر ایمان رکھنا انسانی بقا کی حقیقی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے کمیونسٹ مسلمانوں میں اپنا پروپیگنڈا اس طریقے نہیں کریں گے جس طریقے سے وہ دہریوں میں کرینگے چونکہ اسلام نے معیشت کا سوال بھی حل کیا ہے اس لئے وہ مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے اسلامی اصولوں کو توڑ مروڑ کر اور غلط منطقی دلائل کا سہارا لے کر کوشش کرتے ہیں کہ وہ سمجھیں کہ کمیونزم در اصل وہی نظریہ معیشت پیش کرتا ہے، جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اس لئے اسلام میں بھی معیشت کے سوال کا حل اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح کمیونزم حل کرتا ہے۔ آفاق کے مقالہ نگار نے یہی طریق اختیار کیا ہے۔ وہ یہ فرض کر لیتا ہے کہ کمیونزم معیشت میں تمام بنی نوع انسان میں جس قسم کی معاشی مساوات قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسی قسم کی مساوات اسلام کے بھی مدنظر ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ مقالہ نگار مساوات کے لفظ سے مغالطہ ڈالنا چاہتا ہے۔ حالانکہ جس قسم کی مصنوعی مساوات کمیونزم چاہتا ہے۔ وہ نہ کبھی قائم ہو سکتی ہے۔ اور نہ مرغوب ہی ہے۔

کمیونزم انسان کو اس طرح سمجھتا ہے کہ گویا وہ کوئی مشین میڈ چیز ہے۔ ایک ہی نمونہ ایک ہی سائز ایک ہی طاقت ایک ہی جیسی بھوک ایک ہی جیسی مشقت ایک ہی ماپ اور ایک ہی وزن کے جذبات ہیں۔ اسی طرح جس طرح ایک مشین تمام اشیاء ایک ہی نمونہ ایک سائز وغیرہ کی بناتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ اور اگر ایک دن کے لئے نہیں ایک سیکنڈ کے لئے بھی تمام انسان ایسے ہو جائیں۔ تو یہ دنیا ہی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس جہان کو بقول ذوق اختلاف سے صرف زیب ہی نہیں ہے بلکہ خود دنیا کے قیام کا امکان ہی اس وجہ سے ہے کہ ایک انسان نہ صرف شکل و صورت میں بلکہ ہر بات میں دوسرے سے مختلف ہے

کمیونزم انسان کو کوئی انفرادی آزادی معیشت میں نہیں دیتا اور چونکہ اس کے نزدیک انسانی زندگی ہے ہی صرف معیشت کا سوال اس لئے انسان سوسائٹی کی بڑی مشین کے ایک بے جان پرزہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس کے تمام قوے صرف سوسائٹی کے قیام کے لئے وقف ہیں۔ اس کی تمام زندگی غیر شعوری طور پر صرف سوسائٹی کے معاشی مفاد کے ساتھ وابستہ ہونی چاہیئے۔ ایک ایسا نظام معیشت ہے جو تمام سامان معیشت کو اپنے ہاتھ میں لے کر مساوات کی غیر فطری ترازو سے تول تول کر اور مصنوعی پیمانہ سے ناپ ناپ کر افراد کو تقسیم کرنے کا مدعی ہے۔ جس طرح انجن میں تول تول کر اور ناپ ناپ کر ایندھن ڈالا جاتا ہے۔ تاکہ وہ مشینوں کو چلتا رکھے۔ اس کے برخلاف اسلام فطری اختلافات کو تسلیم کرتا ہے۔ ہر انسان کو اپنی انفرادی صلاحیتوں اور خصوصیتوں کو قائم رکھنے اور ان کی نشو و نما کا پورا پورا اختیار دیتا ہے۔ جس میں اس کی زندگی کے تمام مادی پہلو بھی شامل ہیں۔ اس لئے وہ اس کو معیشت کے پیدا کرنے اور اسکو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کے اختیارات بھی دیتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ دنیا میں تن تنہا نہیں ہے بلکہ ایک سوسائٹی کا ممبر بھی ہے۔ اس لئے وہ اس طرح کی کچھ پابندیاں بھی اسپر عائد کرتا ہے۔ جو اس سوسائٹی کے قیام کے لئے لابدی ہیں۔ جس میں وہ اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی نظام معیشت کے دو پہلو ہیں۔ ایک اجتماعی اور ایک انفرادی۔ اسلام نے دونوں کے لئے نہایت معتدل اصول پیش کئے ہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تقسیم صرف تصور دلانے کے لئے ہے ورنہ دونوں کے درمیان کوئی خاص خط فاصل کھینچنا ممکن نہیں۔ یہ دونوں حصے ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں ایک دوسرے کے مخالف نہیں۔ اگر کہیں تخالف پیدا ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ کہیں نہ کہیں کچھ نقص موجود ہے۔ انفرادی پہلو تو یہ ہے۔ کہ ہر فرد اپنی طاقت اور قابلیت کے مطابق کمانے کا پورا پورا حق رکھتا ہے لیکن وہ اپنی کمائی کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھے۔ اور اپنی ذات پر صرف اتنا خرچ کرے جتنا کہ اس کی انفرادی خصوصیات کے قیام اور ان کے صحیح نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ اس حصہ معیشت پر حکومت کی نگرانی کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے وہ انجام کار صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکے اختیار صرف پر جو پابندیاں لگائی ہیں۔ ان کا نفاذ اسلامی حکومت یا خلیفہ وقت کرتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں ایک تو وہ جس کے رو سے حکومت مال لے کر اپنے قبضہ میں کر لیتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک اکراہی اور دوسری طوعی۔ زکوٰۃ اکراہی قسم میں داخل ہے۔ طوعی قسم میں وہ انفاق مال آتا ہے، جو جائز ضرورت کے وقت خود حکومت بھی افراد سے طلب کر سکتی ہے۔ اس کی کوئی خاص مقدار یا شرح مقرر نہیں ہوتی۔ بلکہ خرچ کرنے والے کی مرضی پر انحصار ہوتا ہے۔ اس طرح جو مال حکومت جمع کرتی ہے اسکو اسلامی اصولوں کے مطابق خرچ کرتی ہے۔ جن کی تفصیل قرآن کریم اور احادیث نبوی میں ملتی ہے۔ پابندیاں لگانے کا دوسرا طریقہ وہ ہے جس سے حکومت افراد کے مال میں بالواسطہ دخل اندازی کرتی ہے۔ مثلاً وراثت۔ حرمت سود و شراب و قمار و احتکار و اکتناز وغیرہ ان آخرالذکر پابندیوں کا اثر یہ ہوتا ہے کہ مال اسراف اور عیاشیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور ایک انسان جو پوری محنت سے کماتا ہے۔ اس کے پاس اپنی جائز ضروریات پوری کر کے بہت سا فالتو مال بچ رہتا ہے جس کو رفاہ عام کے استعمال کے لئے حکومت کے سپرد بھی کر سکتا ہے۔ اور خود بھی مستحقین پر براہ راست خرچ کر سکتا ہے۔ اس کا اندازہ ہر فرد کی فراست پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اس قسم کا نظام معیشت ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ میں یہ پوری طرح قائم ہوا۔ اور بعد میں اگرچہ خلافت قائم نہ رہی۔ اور یہ نظام معیشت بیرونی اثرات سے محفوظ نہ رہا۔ لیکن اسلامی عہد میں بڑی حد تک یہ موثر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی زندگی پر اس کا نہایت گہرا اثر اب تک چلا آتا ہے۔ اس نظام کی برکات محسوس کرنے کے لئے ہمیں عہد نبوت اور زمانہ خلافت اور تمام اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اب بھی جبکہ مسلمان پراگندہ ہو چکے ہیں۔ اسکے بیّن آثار محسوس کئے جا سکتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قابل عمل ہے اور پھر پوری قوتوں کے ساتھ اس کو زندہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے کامل نفاذ کے لئے وہی ماحول از بس ضروری ہے۔ جو نبوت کے زیر اثر پیدا ہوتا ہے۔ کامل طور پر ایک فرستادہ حق ہی اسکو زندہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ حقیقی نظام اسلامی در اصل نظام خلافت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی قائم ہو سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے حق کی راہ نمائی میں جماعت احمدیہ حتی الوسع اسلامی حیثیت کو از سر نو عملی جامہ پہنانے کی کوشش میں مصروف ہے اور یقین رکھتی ہے۔ کہ انشاء اللہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔ کہ اسلامی نظام معیشت اپنی پوری شان کے ساتھ تمام دنیا میں پھر قائم ہو جائے گا۔

ختم شدہ رسید بکیں

نظارت بیت المال کی طرف سے جماعتوں کو جو رسید بکیں تحصیل چندہ جات کے لئے مہیا کی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق یہ ہدایت ہے۔ کہ جب وہ ختم ہو جائیں تو مقامی آڈیٹر یا انسپکٹر بیت المال سے پڑتال کے بعد اور رسید بک پر یہ تحریری تصدیق کرا کے کہ اس رسید بک کی تمام رقوم رجسٹر روزنامچہ مقامی انجمن میں درج ہو کر مرکز میں روانہ کی جا چکی ہیں۔ رسید بک نظارت کو واپس کر دی جائے۔ تاکہ مرکز کا ریکارڈ مکمل رہے۔ نظارت بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کیلئے لمحۂ فکریہ!

یاران تیز گام نے محمل کو جالیا ٭ ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے ابتدائی ایام میں چند مخلص پرجوش و بلند نوجوان آگے بڑھے۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب۔ چوہدری غلام سبین صاحب۔ شیخ ناصر احمد صاحب۔ چوہدری اشتاق احمد صاحب باجوہ۔ مولوی قمر الدین صاحب۔ حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم۔ ان نوجوانوں نے جس حرارتِ ایمانی، اخلاص اور اپنے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے کوشش کا جو شاندار عملی نمونہ پیش کیا اسے دیکھ کر جماعت کے مخلص نوجوانوں میں حرکتِ عمل پیدا ہوئی۔ جا بجا مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہو گئیں۔ نوجوانانِ سلسلہ اپنے تئیں منظم کر کے وقارِ عمل تعلیم و تعلّم قرآن۔ نماز باجماعت۔ تبلیغ اور خدمتِ خلق کے کاموں میں منہمک ہو گئے ہر مجلس کی طرف سے کام کی نہایت خوشکن رپورٹیں موصول ہوتیں۔ یہی جوش و خروش اور ایمان و عمل کے شاندار مظاہرے تھے۔ جنہوں نے بسا اوقات اپنے آقا کی خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا سلسلہ کیلئے قربانی۔ محنت اور مشقت کی برداشت کی یہی عادت تھی جس نے آنیوالے مصائب و مشکلات کے مقابلہ کے لئے ہمیں تیار کیا۔ اسی کے نتیجہ میں ۱۹۴۷ء کے روح فرسا واقعات و حوادثات میں مسلسل کئی ماہ تک قادیان اور بیرونی جماعتوں کے مخلص خدام حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے سینہ سپر رہے اور حفاظتِ مرکز کی خاطر ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔

لیکن تقسیمِ برعظیم ہند کے بعد سے ہم پر جمود تو نہیں کہ یہ مردہ قوموں کی علامت ہے خوابِ غفلت طاری ہے ہم میں سے کچھ وہ ہیں جنہیں پریشان حالی نے اب تک سر اٹھانے نہیں دیا۔ اور کچھ وہ جو محفوظ و مصئون رہنے کی وجہ سے اطمینان کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمارے آقا متواتر و پیہم خطبات میں ہمیں بیدار کر رہے ہیں کہ آنے والے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مگر ہم ابھی محوِ خواب ہیں اسطرح کہ اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ سلسلہ کے ناموس کی حفاظت کی ذمہ واری نوجوانوں کے کندھوں پر ہے۔ پس اٹھو نوجوانو! بیدار ہو کہ مصائب و مشکلات کی گھٹائیں ہر طرف چھا رہی ہیں۔ اپنے فرض کو پہچانو۔ ایمان و اخلاص اور جوشِ عمل کا وہی پہلا سا بلکہ اس سے بڑھ کر نمونہ پیش کرو۔

وقارِ عمل۔۔ تربیت و اصلاح۔ تعلیم۔ ذہانت و صحتِ جسمانی۔ خدمتِ خلق اور تبلیغ وغیرہ بہت سے کام ہیں جو ہمیں ابھی کرنا ہیں۔ اسی حرارتِ ایمانی اور جذبۂ عمل سے پھر مصروف ہو جاؤ جس کا کبھی خدام نے شاندار مظاہرہ کیا تھا۔

خود اٹھو!۔ دوسروں کو بیدار کرو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو از سرِ نو مکمل کرو۔ خوابِ غفلت میں مدہوش نوجوانوں کو جھنجھوڑو۔ اور آنے والے خطرات سے آگاہ کرو۔ کہ ان کے مقابلہ کے لئے ضرورت ہے مکمل تنظیم کی اور زبردست تیاری کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چندہ جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ حسب معمول ماہ دسمبر میں ہوگا۔ ماہ اگست گزر رہا ہے اور ساڑھے چار ماہ جلسہ سالانہ میں باقی رہ گئے ہیں۔ جبکہ چاروں طرف سے روحیں روحانی چشمہ سے سیراب ہونے کے لئے جوق در جوق یہاں آئیں گی۔ یہ ہمارا دوسرا جلسہ سالانہ ہوگا جو ہم اپنے نئے مرکز ربوہ میں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ دن قریب لائے۔ جبکہ ہم دوبارہ قادیان اپنے مقدس مقام میں جلسہ سالانہ کو پہلے کی سی شان و شوکت کے ساتھ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ نمایاں شان میں ہوتا ہوا دیکھیں۔ آمین۔

ہم میں سے ہر ایک اچھی طرح سے واقف ہے کہ جلسہ سالانہ پر خورد و نوش اور اس سے متعلقہ اشیاء کیلئے روپیہ کا قبل از وقت موجود ہونا از بس ضروری ہے۔ کیونکہ اس قدر وسیع انتظام کے لئے روپیہ اگر پہلے موجود نہ ہو تو اس انتظام کا پایہ تکمیل کو پہنچنا بہت محال ہے۔ لہذا ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ کیا وہ اپنے ذمہ کی چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہو چکا ہے یا نہیں؟ اور جس کو ہم میں سے خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ ادا کر چکے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کو جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ ادا نہیں کیا اس امر کی تلقین کریں کہ وہ بھی اپنے اس فرض کو بہت جلد پورا کر کے سعادتِ دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس قسم کے چندوں کی ادائیگی میں صفِ اول میں کھڑے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر! آمین نظارت بیت المال ربوہ

سچی باتیں!

(از مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی مدیر صدق)

جمعیۃ علماء کے ایک مشہور و ممتاز کارکن کے اسمبلی اور مجلسِ دستور ساز کے ممبر ہو جانے پر ایک مخصوص و معلوم اسلامی جماعت کا تبصرہ طنز و تعریض کے حصوں کو علیحدہ کر کے:۔

"قرآن کی رو سے قانون سازی اور دستور سازی کا حق صرف خداوند قدوس کو حاصل ہے۔ اور اس کے سوا ہر وہ فرد یا ادارہ جو قانون سازی اور دستور سازی کا مدعی ہو طاغوت ہے۔۔۔۔۔۔ جب قرآن کریم کے اسرار اور رموز کے آشناء اور اس کی گہرائیوں کے شناور اپنے عمل سے یہ فتویٰ دیدیں کہ انسانوں کو بھی حق حاصل ہو گیا کہ خدا کے قانون کے پہلو بہ پہلو اور اس کی ہدایت سے مطلقاً آزاد ہو کر قانون سازی کریں تو ظاہر ہے کہ ان الحکم الا للّٰہ امر الا تعبدوا الا ایاہ کے یہ معنی کس طرح ہو سکتے ہیں کہ حکومت و فرمانروائی کا حق صرف خدا کو حاصل ہے اور اس کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی قانون کی اطاعت نہ کرو"۔

یہ قاعدہ اگر صحیح ہے تو اس کے ماتحت طاغوت کے حکم میں نہ صرف دستوری اسمبلی اور ہر قانونی اسمبلی کے ممبر آجاتے ہیں بلکہ ہر میونسپلٹی کے ممبر ہر ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر۔ ہر گاؤں کی پنچائت کے ممبر سب یکساں طاغوت ٹھہرتے ہیں۔ اسی قدر نہیں بلکہ قانون اور ضابطے قاعدے اور ڈاکخانہ ہر محکمہ اپنے اپنے رکھتا ہے۔ اور ہر سکول کالج اور یونیورسٹی بھی رکھتی ہے۔ تو نہ صرف یہ سارے ضابطے قانون بنانے والے ادارے بلکہ ان ضابطوں۔۔۔۔۔۔۔ قانونوں کو صحیح ماننے والے سب کے سب طاغوت ہی نکلتے ہیں۔ خدا بخشے مولوی احمد رضا خاں مرحوم بریلوی کے بنائے ہوئے کافروں اور مرتدوں کی تعداد بھی اس وسعت و ہمہ گیری کے آگے مات کھائے جاتی ہے۔

لیکن کیا واقعی قرآن مجید نے اس آیت میں یا کسی آیت میں کوئی حکم اس اطلاق کے ساتھ دیا ہے؟ یا یہ تفسیر بالرائے کی قسم کی کوئی چیز محض سوءِ فہم یا خود رائی سے پیدا کر لی گئی ہے۔ کلام کے سیاق و سباق سے بالکل قطع نظر کر کے اگر ہر آیت کے الگ الگ ٹکڑوں کو لے کر ان کے مفہوم میں اطلاق و عموم پیدا کر لیا جایا کرے تو کیا ولم یخش الا اللّٰہ سے استدلال کر کے ہر سانپ سے ڈرنے والے شیر سے ڈرنے والے دشمن سے ڈرنے والے۔ بیماریوں اور بھوک سے ڈرنے والے کو غیر اللہ سے خوف کھانے کا مجرم قرار دینا درست ہو گا۔ علیٰ ہذا واذا مرضت فھو یشفین سے استدلال کر کے حکیموں ڈاکٹروں سے علاج کرانے والے کو حق تعالیٰ کی صفت شافیت میں شرک کا مرتکب قرار دیدینا بھی صحیح ہو گا

اور کیا للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن کے ظاہر کو پکڑ کر یہ استدلال کرنا درست ہو گا جیسا کہ بعض اہلِ باطل نے کیا بھی ہے) کہ ترکہ میں عورت اور مرد کا حصہ مساوی ہے۔

مقصد گزارش یہ ہے کہ اگر فہمِ سلیم سے کام نہ لیا جائے تو خود قرآن ہی کے متفرق ٹکڑوں سے کتنے احکام قرآن کے مخالف نکالے جا سکتے ہیں۔

آیت زیر نظر سورہ یوسف میں اس مقام کی ہے جب یوسف علیہ السلام بے خطا و بے قصور ایک مشرک حکومت کے جیل میں قید ہیں دو ساتھی اپنے اپنے خواب کی تعبیر آپ سے پوچھتے ہیں۔ آپ تعبیر بتانے سے قبل ایک تقریر توحید فرما رہے ہیں کہ "بھلا کئی جدا جدا معبود (دیوی دیوتا) بہتر ہیں یا ایک خدائے واحد و زبردست! تم جن کی پرستش خدا کے سوا کرتے ہو وہ ہیں کیا بجز (خالی) ناموں کے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند اتاری نہیں۔ اختیار کسی کا بھی نہیں بجز اللہ کے اسی نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی پرستش نہ کرو۔ یہی دینِ مستقیم ہے۔ پر بہت سے لوگ (اتنا بھی) علم نہیں رکھتے"۔

آپ نے دیکھ لیا وعظ کا سارا زور شرک کے خلاف ہے۔ دیوی دیوتاؤں کے خلاف ہے جن کی پرستش میں مشرک جاہل مصری مبتلا تھے۔ اختیار و حکومت سے مراد صرف تکوینی تصرفات کی قدرت ہے۔ اسے دینی حکومت اور سیاسی حاکمیت سے واسطہ کیا ہے؟

شریعت میں تو جو شے حرام ہے وہ مطلق قانون سازی نہیں، بلکہ حق و صریح قرآنی احکام موجود ہیں ان کے خلاف قانون سازی کرنا۔ باقی جو امور فہرست مباحات میں داخل ہیں ان کے بارہ میں خود خالقِ کائنات ہی نے عقلِ بشری کو آزاد چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی بصیرت اور تجربہ کی روشنی میں جو قاعدے قانون چاہے اپنے لئے بنائے۔ (منقول از نوائے وقت ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء)

جماعتہائے سرگودھا کیلئے

ایک ضروری اعلان

ضلع وار نظام کے ماتحت آئندہ اجلاس ۲۱/ ۸/ ۴۹ بروز اتوار بوقت گیارہ بجے بمکان جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودھا منعقد ہو گا۔ جس میں نہایت اہم معاملات مشورہ کیلئے پیش کئے جائیں گے تمام جماعتہائے ضلع سرگودھا اپنے نمائندے اس اجلاس میں شرکت کے لئے ضروری طور پر بھیجیں۔ تا کہ جماعتی کاموں کو زیادہ عمدگی کے ساتھ چلایا جا سکے۔ (نوٹ) نمائندوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام جناب مرزا صاحب کی کوٹھی پر جماعت کی طرف سے کیا جائے گا۔ غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ کی مخالفت کرنیوالی اقوام

(۲)

از شیخ محمد بشیر صاحب آزاد ابدالی مرید کے ضلع شیخوپورہ

تحریک آزادی ہند میں ہندوؤں نے اپنی عورتوں سے شراب کی دکانوں پر پکٹنگ کرایا۔ نوجوان عورتوں سے نمک بنوایا اور پھر عام مجمعوں میں پر شباب ہاتھوں سے بنے ہوئے نمک کو نیلام کرایا گیا۔ چنانچہ ایک ایک تولہ نمک کئی کئی سو روپیہ میں فروخت ہوا اس طرح ہندوؤں نے نہ صرف اپنی مستورات کو آوارہ اور ذلیل آدمیوں کی ہنسی اور مذاق کا نشانہ بنایا بلکہ ان کے اخلاق اور عصمت و عفت کو بھی خطرہ میں ڈال دیا۔

ایک مشہور ہندو مسٹر دنگا آئر نے اس موقعہ پر اپنی ایک تقریر میں کہا کہ "کانگرسی بزدل اور غلام ہیں۔ تحریک سول نافرمانی میں انہوں نے عورتوں کو سب سے آگے رکھ کر ایسا طریق اختیار کیا ہے جس سے ہندوستان کی مردانگی کو سخت بٹہ لگا ہے کانگرس کا یہ فعل نہایت بزدلانہ تھا۔"

اخبار آریہ پتریکا مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۳۲ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ "پولیٹیکل سرگرمیوں میں ان کو (ہندو عورتوں کو) ایسا وقت مل جاتا ہے کہ جو ان کے جی میں آتا ہے کرتی ہیں۔ اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ ڈالتی ہیں۔ اعتدال سے بڑھ کر ہاتھ پاؤں مارنے سے جہاں طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں وہاں آزادی کے نشہ میں سرمست نوجوان اعتدال کی زنجیروں کو طوق غلامی خیال کرتے ہیں۔ اور آزادی کے حد سے زیادہ پرستار بنتے ہوئے وہ کچھ کر گذرتے ہیں جس سے اپنے آپ کے لئے بربادی بھی مول لے بیٹھتے ہیں۔ اور سوسائٹی کو بھی کمزور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ نوجوان مرد ہی نہیں بلکہ ہندو عورت نے بھی اب آزادی کی طرف قدم مارنا شروع کر دیا ہوا ہے اور مغربی تقلید میں بہتے ہوئے اپنے آپ کو ننگ قوم بنا ڈالا ہے"

اس کے علاوہ روزنامہ اخبار پرتاب نے ۲۸ اگست ۱۹۳۴ء کو اپنے اخبار میں لکھا کہ "ہندو غیر مردوں کو بے تحاشہ اپنے گھروں میں آنے دیتے ہیں۔ ان کی بڑی نوجوان ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ سب شریف اور نیک ہوں۔ اس آزادانہ میل جول میں ہندو لڑکیوں میں خرابی پیدا ہوتی ہے"...... "ہندو عورتیں فیشن میں غرق ہو کر دلفریبیوں کا شکار بن کر منظر عام پر تھیٹر اور سینما گاہوں میں جاتی ہیں۔ اس طرح غیر مردوں اور نوجوانوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ اور پھر بعض اوقات جذبات کو روکنا ناممکن ہو جاتا ہے جس طرح مرد خوبصورتی کی طرف راغب ہو سکتا اسی طرح عورت بھی خوبصورت مرد کی طرف متوجہ ہو سکتی ہے"۔

الغرض ہندوؤں نے جو اپنی عورتوں کو بے پردگی کی تعلیم دی اور پھر ہندو عورت نے اپنی اس آزادی اور بے پردگی کو یورپ کے درجہ تک پہنچا دیا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یورپ جیسا برآمد ہونا تھا۔ چنانچہ ہندوستان عموماً اور پنجاب میں خصوصاً اغوا کی وارداتیں بڑھ گئیں۔ اور ہندو قوم کی عورتوں کو اخلاقی اور تہذیبی طور پر مفلوج کر کے رکھ چھوڑا۔

ہندوستان میں تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہے اس سلسلہ میں ہندوستانیوں میں سے خصوصاً اندھا دھند تقلید ہندوؤں میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ ہندوؤں میں تقلید یورپ کا جو رجحان پایا جاتا ہے وہ قابل عبرت ہے۔ مگر جس طرح خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اسی طرح صدیوں تک مسلمانوں کے ہندوؤں کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے انہیں بھی ہندوؤں کے اس ورثہ کو قبول کرنے کی رغبت ہوئی۔ غالباً مسلمانوں نے بھی شاید یہ سمجھ لیا ہوگا کہ ہندو قوم کے پاس جو دولت یا علم کی بہتات ہے وہ عورتوں کی بے پردگی اور بے جا آزادی کی وجہ سے ہے۔ لہذا بعض کوتاہ اندیش مسلمانوں نے بھی اسلامی پردہ کی مخالفت شروع کر دی۔ اور غدارانِ اسلام کے ہم آہنگ ہو کر کہنا شروع کر دیا کہ پردہ آزادیٔ نسواں پر ضرب کاری ہے۔ پردہ ملک اور قوم کے لئے بجائے فائدہ و سود مند ہونے کے مہلک ہے۔ اِدھر مسلمانوں میں بے پردگی اور بے جا آزادی کے جراثیم پرورش پا رہے تھے۔ اور اُدھر یورپ کے بعد ہندوستان کے ہندو جو خود اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلا کر یعنی اپنی عورتوں کو تہذیب نو میں رنگ کر منظر عام پر پیش کر کے اس کے مہلک نتائج دیکھ رہے تھے اپنی دیرینہ عقلمندی کے سبب مجبور ہو کر رہ گئے کہ واقعی ہماری قومیت کو جو نقصان پہنچا ہے اور اخلاقی طور پر ہم جو تباہ ہو رہے ہیں وہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ ہم نے اپنی عورتوں کو بے پردہ کیا اور انہیں مغربی فیشن پرستی اور بے جا آزادی کی اجازت دی۔ لہذا پوری ہندو قوم مضطرب و بے چین ہو کر اس کے انسداد میں لگ گئی۔ تمام ہندو لیڈروں نے قولاً اور فعلاً ہندو عورت کی بے جا آزادی اور بے پردگی سے پیدا شدہ بد اثرات کے خلاف احتجاج کیا اور تحریر و تقریر سے کہنا شروع کر دیا کہ:-

"لڑکیاں بن سنور کر جدید فیشن کا لباس پہن کر سکولوں میں رشتہ داروں میں، استانیوں کے ہاں۔ دکانوں پر سینماؤں میں۔ ہسپتالوں وغیرہ میں بڑوں کی نگرانی کے بغیر جاتی ہیں۔ اس طرح انہیں غیر مردوں کے ساتھ ملاقات کا موقعہ مل جاتا ہے جو کہ اکثر حالتوں میں خطرناک ثابت ہوتا ہے......"

ایک اور جگہ لکھا کہ:-

"ہندوؤں کی عورتیں جس راستے پر جا رہی ہیں وہ تباہی کا راستہ ہے۔ ان کی عورتوں میں جو نئی وبا پھیل رہی ہے۔ اس کا نتیجہ سوائے خرابی کے کچھ نہیں" (پرتاپ ۵ اگست ۱۹۳۴ء)

اخبار پرتاپ نے لکھا کہ:- "تم (ہندو عورتیں) فیشن ایبل اور پھڑکیلے کپڑے پہن کر نہ پھرو۔ بلکہ اپنے آپ کو سفید چادروں سے پردہ میں رکھو" (۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء)

ہندوؤں کے ایک بہت بڑے لیڈر لکھاری پرمانند صاحب نے سناتن دھرم کالج لاہور کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"خواہ کچھ بھی کیوں نہ کہا جائے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلامی پردہ عورت کا بہترین زیور ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ اپنی بیویوں کو پردہ میں رکھنا سیکھیں۔ ایسی تعلیم یقیناً غیر مفید اور خطرناک ہے کہ ہماری لڑکیاں بن سنور کر سکول و کالج میں جائیں"

اخبار گورو گھنٹال لاہور نے لکھا کہ:-

"ہندوستان میں مسلمان عورتیں بھی آباد ہیں۔ اور در واقعہ یہ ہے کہ وہ ہندو عورتوں کی طرح نہ بے شرم ہیں نہ ذلیل بلکہ اس بارے میں وہ ہندو عورتوں سے بدرجہا بہتر ہیں اور اپنے مردوں کو شرمندہ اور ذلیل نہیں کراتیں"

الغرض ہندوؤں نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے یہ سمجھ کر کہ یہ سب کچھ خرابی اپنی عورتوں کو بے پردہ کرنے کی وجہ سے ہے اسلامی پردہ کی عظمت کو تسلیم کرتے ہوئے تحریر و تقریر سے اپنی قوم کو آستانہ اسلام پر جھکنے پر مجبور کر دیا۔

مگر افسوس ہے ان نام نہاد مسلمانوں پر کہ جو اسلامی پردہ کو ترقی نسواں میں سنگِ راہ سمجھتے ہیں۔ وہ نہیں سوچتے کہ اس طرح ہمارے قدیم اخلاقی اور معاشرتی قوانین پر ضرب پڑتی ہے۔ اور خدا اور خدا کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اندھا دھند تقلید کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔

اسلامی پردہ کا حکم خدا نے دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت سختی سے اس پر عمل کرایا آپ کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ پردہ کے اوّلین حامی تھے۔ گذشتہ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان عورتوں نے جو نام و نمود حاصل کیا اور مشہورِ عالم ہوئیں وہ اسلامی پردہ کی سختی سے پابند تھیں۔ اور اسی اسلامی پردہ میں رہ کر انہوں نے ناموری حاصل کی۔ پردہ نہ صرف مردوں کو گناہ سے بچاتا ہے۔ بلکہ عورتوں کی حقیقی کامیابی کا ممد اور سازگار ہے۔

جو لوگ اسلامی پردہ کی مخالفت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ پردہ ترقی نسواں میں رکاوٹ ہے وہ حقیقت میں غلطی پر ہیں۔ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ملک اور قوم کو ایک بحرِ ناپید اکنار سمندر میں دھکیل رہے ہیں۔ کاش! وہ یورپ اور اپنی ہمسایہ ہندو قوم سے عبرت و نصیحت حاصل کرتے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

دو پیمانے

سورہ تطفیف کی ابتدا میں خدا تعالےٰ نے اس بات کا لطیف مثال دے کر ذکر فرمایا ہے کہ بعض لوگ الٰہی جماعتوں سے منسلک ہو کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جماعتی مفاد کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دیتے اور ان کا اس طرح لینے کا پیمانہ اور ہوتا ہے اور دینے کا اور۔ مثلاً خدا تعالےٰ نے تمام کائنات انسان کی خدمت کے لئے مقرر کر دی ہے۔ مگر اس کا مطالبہ ہے کہ اقاموا الصلوٰة و اٰتوا الزکوٰة (حج ع ۲) یعنی میری عبادت کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو۔

تو عموماً ان کی طرف سے یہ جواب ملتا ہے کہ خدا فقیر تو نہیں کہ ہماری نمازوں اور زکوتوں کا محتاج ہو۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے الا یظن اولٰئک انھم مبعوثون o لیوم عظیم o (تطفیف) کہ یہ لوگ بظاہر سلسلہ کے وفادار ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر درحقیقت انہیں اپنے خدا کے حضور پیش ہونے کا خیال تک نہیں ورنہ جب وہ خدا تعالےٰ کے انعامات سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو خدائی مطالبات کو پورا کرنے میں کیوں لیس و پیش کرتے ہیں۔ پھر انہی لوگوں کے لئے فرماتا ہے کہ ان کی حرکات کتاب الفجار میں محفوظ کی جا رہی ہیں اور قیامت کے دن ان کو پیش کیا جائے گا۔

خدا تعالےٰ ہمیں اس قسم کے غلط طریق سے محفوظ رکھے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم خدا تعالےٰ کی عبادت صحیح رنگ میں بجا لائیں اور اس کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے زکوٰۃ کی طرف بھی خاص توجہ کریں اور اس کے فضل سے کتاب الابرار کے وارث بنیں۔ آمین۔

نظارت بیت المال ربوہ

پاکستان کی دوسری سالگرہ

مجلس دستور ساز کا دوسرا سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی مجلس دستور ساز نے اپنی زندگی کے دوسرے سال میں دستور سازی اور قانون سازی کے دہرے دہرے فرائض کی انجام دہی میں بہت نمایاں نہ سہی مگر مسلسل ترقی ضرور کی۔ اس نے مجلس دستور ساز کی حیثیت سے اپنے دو پنج روزہ اجلاسوں اور مجلس قانون ساز کی حیثیت سے اپنے دو طویل اجلاسوں میں دیگر باتوں کے علاوہ دستور کے اغراض و مقاصد معین کرنے اور ملک کے فائدہ کے لئے اہم قوانین پاس کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

دستور سازی

۱۴ دسمبر ۱۹۴۸ء کو دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کا آغاز نہایت ہی اداس ماحول میں ہوا کیونکہ یہ پہلا موقع تھا۔ کہ قائداعظم کی ممتاز شخصیت وہاں موجود نہیں تھی چنانچہ ملک و ملت کے اس عظیم نقصان پر اظہار افسوس کرنے کے بعد اسمبلی نے مجلس دستور ساز کی صدارت کے لئے سابق نائب صدر مسٹر تمیز الدین خاں کو منتخب کیا۔

اسی اجلاس میں، مجلس دستور ساز نے متعدد تحریکوں کے علاوہ چار قانون بھی منظور کئے جن میں سب سے اہم اور دور رس سرکاری اور نمائندہ افسروں (نااہلیت) کا قانون ۱۹۴۹ء تھا۔ اس قانون کا مقصد یہ تھا کہ سرکاری ملازمتوں کی تطہیر کی جائے اور رشوت ستانی بد دیانتی جنبہ داری اقربا پروری بد انتظامی، سرکاری روپیہ میں خیانت مجرمانہ یا غبن اور سرکاری عہدہ اور اختیارات کے غلط استعمال کا انسداد کیا جائے اس قانون کو پاس کر کے پاکستان نے ایک ایسی تدبیر اختیار کی کہ جس کو کام میں لا کر وہ اعلیٰ عہدیداروں کی بدعنوانی کا مؤثر انسداد کر سکے۔

مجلس دستور ساز کے دوسرے اجلاس میں جو ۷ مارچ ۱۹۴۹ء کو شروع ہوا۔ سب سے اہم کام قرارداد مقاصد کا پاس کرنا تھا۔ اس کے علاوہ اسمبلی نے نشستوں کے اضافہ اور ان کی دوبارہ تقسیم کی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا اور ایک مسودہ قانون پاس کیا جس کی رو سے مجلس دستور ساز میں چھ نئی نشستوں کا اضافہ ہوا۔ جن میں سے ۵ مغربی پنجاب کے مسلمانوں اور ایک سندھ کے مسلمانوں کے لئے تھی۔

متعدد دستوری کمیٹیوں نے جو اس سے پہلے قائم کی گئی تھیں کافی کام کیا باشندگان پاکستان کے بنیادی حقوق اور اقلیتوں کے معاملات کی کمیٹی نے الگ الگ دونوں مسئلوں پر غور کرنے کے لئے دو ذیلی کمیٹیاں بنائی تھیں۔ چنانچہ کمیٹی مذکور نے باشندگان پاکستان کے بنیادی حقوق کی ذیلی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا اور ہدایت کی کہ وہ یو این او جنرل اسمبلی کے تسلیم کردہ حقوق انسانی کی روشنی میں اپنی رپورٹ پھر مرتب کرے۔ ان ہدایات کے مطابق ایک جدید رپورٹ بہت جلد مرتب کی گئی۔ اور عنقریب اس پر غور کیا جائے گا۔

دوسری ذیلی کمیٹی نے جو اقلیتوں کے معاملات کے متعلق تھی سوالنامہ کے ذریعہ رائے عامہ معلوم کی ہے اور اس نے ایک بیان بھی تیار کر لیا ہے۔ جس پر ذیلی کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں غور ہو گا۔

دوسری دو کمیٹیوں یعنی ریاستوں کی مذاکراتی کمیٹی اور قبائلی علاقوں کی مذاکراتی کمیٹی نے بھی کچھ کام کیا تھا۔ مگر آخر الذکر کمیٹی کو اعداد و شمار نہ ہونے کی وجہ سے بڑی زحمت کا سامنا کرنا پڑا۔

سب سے زیادہ اہم کمیٹی یعنی دستور کے بنیادی اصولوں کی کمیٹی قرارداد مقاصد پاس کرنے کے بعد بنائی گئی۔ ۲۵ ممبروں کی اس کمیٹی کے چیرمین آنریبل مسٹر تمیز الدین صدر مجلس دستور ساز مقرر ہوئے۔ اور وزیر اعظم نیز مرکزی حکومت سے زیادہ تر وزرا اس کے ممبر بنائے گئے۔ اغراض و مقاصد پر اسمبلی نے جو تحریک پاس کی ہے۔ کمیٹی اس کے مطابق ان خاص اصولوں کے متعلق رپورٹ پیش کرے گی۔ جن کی بنیاد پر پاکستان کا دستور بنایا جائے گا۔ اپنے پہلے اجلاس میں اس کمیٹی نے ایک اسٹیرنگ سب کمیٹی مقرر کی جو اس طریق کار کے بارے میں سفارش کرے گی جس پر مذکورہ کمیٹی عمل کرے۔ بنیادی اصول کی کمیٹی کا اجلاس وسط اپریل میں ہوا اور اس میں اسٹیرنگ سب کمیٹی کی سفارشات پر غور ہو کر طے کیا گیا کہ تعلیمات اسلام کے مشہور علماء پر مشتمل ایک ماہرین کا بورڈ قائم کیا جائے جو قرارداد مقاصد کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل پر مشورہ دے سکے کمیٹی نے تین ذیلی کمیٹیاں مقرر کیں جو اہم مسائل مثلاً وفاقی اور صوبائی دستور اور تقسیم اختیارات عدلیہ اور حق رائے دہی کے متعلق تھیں۔ ان ذیلی کمیٹیوں کو فنی ماہرین سے مشیر کے طور پر امداد لینے کا اختیار دیا گیا۔ مگر ان ماہرین کو ووٹ دینے کا اختیار نہیں دیا گیا وہ ذیلی کمیٹیاں جو عمومی اصولوں کے متعلق سفارشات کرنے والی تھیں انہیں براہ راست معلومات حاصل کرنے اور شہادتیں لینے کے لئے پاکستان کے مختلف حصوں کا دورہ کی اجازت دی گئی۔

قانون سازی

مجلس قانون ساز کی حیثیت سے مجلس دستور ساز کی دسمبر کی میعات، ۱۷ دسمبر ۱۹۴۸ء کو گورنر جنرل کے اثر انگیز اور دل آویز خطاب سے شروع ہوئی۔ گورنر جنرل کی تقریر میں قومی سرگرمیوں کے سارے میدان عمل کا ذکر کیا گیا تھا۔ جس میں مجلس دستور ساز کی کارروائیوں کی جانب اشارہ تھا اور مجلس دستور ساز کو بنیادی کارروائیوں کے بیشتر ایسے حصہ کو مکمل کرنے پر مبارکباد دی گئی دی۔ جن کا دستور سازی سے قبل مکمل ہونا ناگزیر ہے۔

اعداد و شمار کی رو سے مجلس دستور ساز کا دسمبر سیشن اثر انگیز اور جاذب نظر مطالعہ کا حامل ہے، دو روزہ اجلاس کے دوران میں ۵۶۵ سوالوں کے جوابات دیئے گئے ۱۰ سرکاری بل منظور کئے گئے اور دوسری کارروائیوں کے بہت بڑے حصے کو پایہ تکمیل پہنچایا گیا۔ ایوان کے سامنے پیش کئے جانے والے بلوں کی تنقیح کے لئے ۶ منتخب کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی ایوان کے منظور کردہ بلوں میں سب سے زیادہ دلچسپ ذخیرہ بازی اور چور بازاری بل اور سندھ پابندی کرایہ (ترمیمی) بل تھے چونکہ ذخیرہ بازی اور چور بازاری نسبتاً بالکل نئے جرائم ہیں۔ اسلئے موجودہ قوانین میں ان کی کوئی مکمل تعریف نہیں ہو سکتی تھی، اسلئے ان سماج دشمن عناصر کو مؤثر طور پر سزا دینے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس بل نے اس کو تعریف کا جامہ پہنایا اور اس کے لئے سخت ترین سزائیں تجویز کیں۔ اور اس زہر کو دور کرنے کے لئے فوری مقدمہ چلانے کے لئے ایک نئی مشینری قائم کی سندھ پابندی کرایہ (ترمیمی) بل کے ذریعہ سے صورت حال کا مؤثر طریقہ سے سامنا کرنے کے لئے حکام کو مزید ضروری اختیارات دے دیئے گئے۔ اس کا مقصد جائے رہائش کی راشن بندی کر کے رہائش کی انتہائی دقت کو دور کرنا تھا۔

۱۴ فروری ۱۹۴۹ء کو مجلس دستور ساز (مجلس قانون ساز) کے بجٹ والے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اور یہ اجلاس ۱۰ مارچ ۱۹۴۹ء تک جاری رہا۔ ایوان کے سامنے ۱۴ بل پیش کئے گئے ۱۴ سرکاری بل اور ایک غیر سرکاری بل منظور کئے گئے ۱۷ روزہ اجلاس میں سے ۷ دن مرکزی بل برائے ۵۰-۱۹۴۹ء پر صرف ہوئے بجٹ ۲۸ فروری ۱۹۴۹ء کو ۵ بجے شام کو ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ۳ روز تک عام بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ اور منظوری حاصل کرنے میں ۳ دن صرف ہوئے قریباً ۱۱۰ تخفیفی تحریکیں ایوان کو موصول ہوئیں جن میں سے صرف ۱۰ پر بحث و تمحیص ہو سکی۔ اس کے علاوہ مالیات کے متعلق ۳ مزید بل اور منظور کئے گئے۔

قانون سازی کے دوسرے میدانوں میں سب سے زیادہ اہم پاکستان مالیات کارپوریشن بل اور بمبئی ممانعت طوائف گردی (کراچی ترمیمی) بل ہیں۔ پہلے بل کا مقصد صنعت کی متوسط اور مستقل راس مایہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے قرضہ مہیا کرنے کی غرض سے ایک نئے نظام کی تشکیل تھی۔ جس کی ضرورت بہت عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اور جو تجارتی بنکوں کی حسب معمول سرگرمیوں کے دائرے سے باہر ہے۔ دوسرے بل نے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے وفاقی دارالسلطنت سے طوائف گردی کے زہر کو دور کرنے کے سلسلے میں موجودہ قوانین میں کچھ ترمیم و تنسیخ اور اصلاح کی۔

طلبا فضل عمر ہوسٹل کو ضروری اطلاع

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل لازمی طور پر خدام احمدیہ کے امتحان "کشتی نوح" میں جو ماہ اکتوبر میں ہو رہا ہے شریک ہوں گے انشاء اللہ۔ اسلئے سب طلبہ رخصتوں کے ایام میں ہی امتحان کی تیاری کر لیں۔

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل۔ لاہور

دعائے مغفرت

میرے چچا زاد بھائی غلام یٰسین صاحب ابن مستری محمد عبد اللہ صاحب کورولی سیالکوٹ ۲/۳ شب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ احباب مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

نیز بندہ کی والدہ صاحبہ بھی سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ محمد رفیع واقف زندگی ربوہ)

وصایا

موصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۱۱۷۰۳ میں مبارک علی ولد نثار علی قوم راجپوت عمر ۲۳ سال ساکن بت نگلہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت ماہوار آمدنی -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مبارک علی ولد نثار علی لاگوا گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ احمد علی برادر موصی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۷۰۴ میں اصغر علی ولد ملک نیاز علی صاحب عمر ۲۵ سال قوم راجپوت ساکن نگلاہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمدنی قریباً -/۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ اصغر علی ۱۲/۸/۴۸ گواہ شد:۔ منظور حسین منیجر سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ نگلاہل۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۷۹۶ میں ضیاء الحق ولد مرزا جدین قوم احمدی عمر ۲۵ سال ساکن کلکتہ ڈاکخانہ ٹیٹاگڑھ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد -/۱۲۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ ضیاء الحق ۱۷ دسمبر ۱۹۴۸ء

Darut-Tabligh 4, Bakhshi Bagan Road Dacca E.P.

گواہ شد:۔ چوہدری منظفر الدین گواہ شد:۔ دستخط انگریزی

وصیت نمبر ۱۱۷۹۷ میں مختار احمد ولد محمد اسمٰعیل بلیڈر مرحوم قوم ارائیں عمر ۲۲ سال ساکن بسنورڈاکخانہ بسنور ریاست پٹیالہ موجودہ پتہ

24. Madan Mohan Basak Rd. P.O. Wari Dacca. E. Bengal

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی العبد:۔ موصی مختار احمد۔ گواہ شد:۔ منظفر الدین چوہدری گواہ شد مصلح الدین۔

وصیت نمبر ۱۱۸۰۲ میں چراغ بی بی زوجہ چوہدری عبد المجید صاحب قوم ارائیں عمر ۳۵ سال چک ۵ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مبلغ -/۴۰۰ روپیہ نقد بعوض حق مہر۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور نیز اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ چراغ بی بی موصیہ چک نمبر ۵ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبد المجید صاحب خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۱۷۱۵ میں محمد علی خان ولد عبد العزیز خان قوم راجپوت عمر ۵۰ سال سابقہ سکونت کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور حال چک ۴۰۸ ڈاکخانہ ٹھیکریوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ وہ ۱۵ گھماؤں بارانی سکونتی کاٹھگڑھ میں تھی۔ اس وقت میرا گذارہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ سالانہ آمدنی پر ہے۔ میں کمی و بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اگر مشرقی پنجاب والی اراضی واپس مل گئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد علی خان ولد عبد العزیز۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبد الرحیم ولد چوہدری غلام احمد گواہ شد:۔ چوہدری عبد المجید امیر جماعت احمدیہ چک ۴۰۸

وصیت نمبر ۱۱۷۳۷ میں رحیم بخش مہاجر ولد چوہدری رو ڈا قوم جٹ عمر ۵۵ سال ساکن کھرولیاں ڈاچیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری سابقہ جائداد ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ ڈاکخانہ قادیان موضع تلونڈی جھنگلاں میں ہے۔ ۸۰ ایکڑ زمین تھی۔ میں آج کل موضع کھرولیاں ڈچیاں میں بحیثیت مہاجر رہنے کے مقیم ہوں۔ اور میرے قبضہ میں اس وقت ایک ایکڑ زمین ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں جو ششماہی یا سالانہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت ہوگی۔ العبد چوہدری رحیم بخش موصی ولد روڈا۔ گواہ شد علی محمد موصی انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ مولوی غلام حیدر امیر جماعت کھرولیاں

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب پی۔ سی۔ ایس۔ اف نال بہادر ضلع گجرات

باختیارات کلکٹر

گل محمد ولد دل محمد قوم ترکھان سکنہ ملہو۔ تحصیل کھاریاں۔

بنام

سنت سنگھ دار سنگھ پسران کشن سنگھ قوم آروڑہ سکنہ مذکور

دعویٰ فک الرہن تعدادی للعہ کنال رقبہ موضع ملہو تحصیل کھاریاں۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کرکے مشرقی پنجاب چلا گیا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی قسم کا عذر ہو تو مورخہ ۲۳/۸/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔

بصورت عدم حاضری کارروائی باضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

۳/۸/۴۹

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

ضرورت!

دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ میں ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے۔ جو اردو انگریزی میں اچھی طرح خط و کتابت کر سکتا ہو۔ درخواست میں اپنی قابلیت اور جس جس جگہ دفتری کام کیا ہے۔ اور جس قسم کا کام کیا ہے اس کی تصریح ہو۔ جو احباب جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا تھا۔ لیکن انہیں بلایا نہیں گیا۔ وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کرنا چاہیئے۔ درخواستیں ۲۵ اگست ۱۹۴۹ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ایسے واقف جنہیں بلایا نہیں گیا۔ ان کے لئے سلسلہ کی خدمت کا ایک خاص موقعہ ہے۔ انہیں ترجیح دی جائے گی۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نرینہ اولاد گولیاں (مولانا نور الدینؓ) فی کورس پندرہ روپے ۵۱ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیائے اسلام میں تعمیری سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں

دریائے نیل کا پراجیکٹ

مغربی پنجاب نے رسول کے مقام پر جو ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ شروع کیا ہے۔ وہ دنیا بھر کے عظیم ترین پراجیکٹوں میں شمار ہوتا ہے۔ سرحد میں وارسک اور ڈگائی کے پراجیکٹ اس صوبے کے دور دراز مقامات صنعتی بنا دیں گے یہ بڑی مسرت انگیز بات ہے کہ دنیائے اسلام میں ایسی صنعتی ترقی ہر جگہ نظر آتی ہے۔ مشرق وسطی میں اس سے بہتر کوئی سکیم نہیں کہ دریائے نیل کو ترقی دی جائے۔ تا کہ قحط اور خشک سالی سے لاکھوں لوگ بچ سکیں۔

حال ہی میں برطانیہ اور مصر میں دریائے نیل کو ترقی دینے کی غرض سے ایک سمجھوتہ ہوا ہے جو تعمیری۔ عملی اور بین الاقوامی تعاون کی ایک شاندار مثال ہے۔ اس معاہدے کے مطابق اوون کی آبشار کے مقام پر یوگنڈا کے زمیجا جیت علاقے میں ایک عظیم الشان بند اور بجلی گھر بنایا جائے گا۔ اس مقام سے زیادہ دور نہیں جہاں سفید نیل وکٹوریہ نیانزا سے نکل کر سوڈان اور مصر میں اپنا تین ہزار میل لمبا سفر شروع کرتا ہے۔

اس سے نہ صرف مشرقی افریقہ میں صنعتوں کے لئے بجلی مہیا ہو جائے گی بلکہ یہ بھی ممکن ہو جائے گا کہ نیل کے نیچے حصے میں پانی کے بہاؤ کو کنٹرول کر کے وکٹوریہ نیانزا کو ذخیرے کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سوڈان اور مصر دونوں میں پانی سارا سال مہیا ہوتا رہے گا۔ اور خشک سالی اور قحط کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

اوون کی آبشار پر بند اور بجلی گھر کی تعمیر کی ذمہ داری یوگنڈا بجلی بورڈ پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن ایک مصری انجینئر اور اس کا اسٹاف وہاں موجود رہے گا۔ جب بند مکمل ہوگا تو مصری ماہر بتائے گا کہ کتنا پانی ایک وقت میں دریا میں جانے دیا جائے اور اس طرح وہ کسی حد تک مصر کے اندر دریائے نیل کی معیشت کو کنٹرول کرنے لگے گا۔

اس وقت تک مصری پارلیمنٹ نے ساڑھے چار لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔ یوگنڈا کو ساڑھے سات لاکھ پونڈ صرف کرنے ہوں گے۔ بہرحال یہ دونوں رقوم پہلی قسطوں کی حیثیت رکھتی ہیں سکیم کے ماتحت معاشی ترقی کے امکان اتنے زیادہ ہیں کہ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ اگلے سالوں میں اس پر کتنی رقم صرف ہوگی۔ بین الاقوامی سمجھوتے کے مطابق بند اور بجلی گھر کی تعمیر کے سلسلے میں ابتدائی قدم اٹھایا گیا ہے۔

ماضی میں برطانوی اور مصری انجینئروں کے تعاون سے دریائے نیل کی بہتری کے کئی منصوبے کامیاب رہے ہیں۔ ان میں اسوان کا بند اور جزیرہ سکیم قابل ذکر ہیں بہرحال موجودہ سکیم سب پر بھاری ہے۔ جب یہ مکمل ہوگی تو مصر کا قابل کاشت رقبہ ستر لاکھ ایکڑ تک پہنچ جائیگا اس میں سے نصف رقبے میں ہر سال فصلیں پیدا کی جا سکیں گی۔ جزیرہ سکیم کو بھی بڑھایا جا سکے گا۔ اور اس طرح سوڈان میں نہروں کا جال بچھا کر بہت کچھ کیا جا سکے گا۔

خیال ہے کہ اس پراجیکٹ سے کپڑا، کھانڈ، اینٹوں اور ٹائلوں کی تیاری اور شاید سیمنٹ۔ لوہا اور فولاد کی صنعتوں کو یوگنڈا میں جاری کیا جا سکے۔ اس وقت مشرقی افریقہ میں صنعتیں نہ ہونے کے برابر ہیں اور یوگنڈا تو محض زرعی علاقہ ہے۔ زیادہ تر لوگ کسان ہیں جو ہر سال ستر لاکھ پاؤنڈ کپاس پیدا کرتے ہیں۔

۱۹ مئی کو دارالعوام میں ان سکیموں کی تفصیلات بتاتے ہوئے مسٹر بیون نے مصری حکومت کی سیاست اور تعاون کو خراج تحسین ادا کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ان کا فائدہ مصر، سوڈان اور یوگنڈا تینوں کو ملیگا۔ یہ سمجھوتہ مصر و برطانیہ کے اچھے تعلقات کا بھی مظہر ہے۔ (ب۔ا۔س)

ملایا کا نیا ہنگامی قانون

سنگاپور ۱۲ اگست۔ آج ملایا کا نیا ہنگامی قانون شائع کیا گیا ہے۔ اس میں پولیس کو بنکروں کے بہی کھاتوں کی پڑتال کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ اس قانون سے ملایا کی حکومت کی طاقت میں اضافہ ہو جائے گا اور اسے یہ معلوم ہو سکے گا کہ کس شخص نے باغیوں کو روپیہ دیا ہے۔ اور اس طرح وہ ان بنکوں کے خلاف کارروائی کر سکے گی۔ اس قسم کی پڑتال کے لئے فیڈرل حکومت کے چیف سیکرٹری کی اجازت حاصل کرنی پڑے گی۔ اور یہ قدم مشکوک حالتوں میں اٹھایا جائے گا۔ (استار)

زلزلے کے باعث جزیرے کا رقبہ دوگنا ہو گیا

آک لینڈ (نیوزی لینڈ) ۱۲ اگست پچھلے ہفتے ٹیکوے ڈرا میں زلزلے کے ساتھ جو آتش فشاں پھوٹا تھا اس کے باعث جنوبی بحر الکاہل کے چھوٹے سے جزیرے ٹفوآ آئی لینڈ کا رقبہ دوگنا ہو گیا ہے یہ جزیرہ جو کیلیڈونیا کے مشرق میں دو سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ نیوزی لینڈ کے جہاز "پکاکی" کے ملاحوں نے آک لینڈ آنے پر بتایا کہ انہوں نے ایک نئے آتش فشاں پہاڑ کو سمندر سے نکلا ہوا دیکھا۔ زلزلے سے قبل جزیرے کا رقبہ ۳۰ ایکڑ تھا۔ اور جزیرہ ایک چٹان پر واقع تھا۔ اب ایک نئے آتش فشاں کی چوٹی نمودار ہوئی ہے۔ یہ چوٹی سمندر سے ۵۰ فٹ بلند ہے۔ اور اس سے دھواں اور بھاپ نکل رہی ہے۔ (استار)

برطانیہ جنوب مشرقی ایشیا میں امریکی سرمایہ لگانے پر زور دیگا

لندن ۱۲ اگست ماہرین آج کل وہ تجاویز مرتب کر رہے ہیں۔ جو برطانیہ آئندہ ماہ کے اوائل میں ہونے والی واشنگٹن کی اقتصادی کانفرنس میں پیش کرے گا۔ ابھی تک کانفرنس کا ایجنڈا مقرر نہیں ہوا۔ لیکن مبصرین کو معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ جنوب مشرقی ایشیا میں امریکی سرمایہ لگانے اور وہاں کی پیداوار مثلاً ربڑ وغیرہ خریدنے پر زور دے گا۔ ربڑ کے فروخت کرنے سے اسٹرلنگ علاقے کو ۵۰ فی صدی ڈالر حاصل ہوا کرتے تھے۔ ایشیا کے نرخوں کے متعلق سمجھوتے کے مسئلے پر بھی زور دیا جائے گا۔

ایک اخباری حلقے کا کہنا ہے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس کا خیال ہے۔ کہ ڈالر کی موجودہ کمی کو ایک عالمگیر مسئلہ خیال کرنا چاہیئے۔ اور اس قسم کا حل تلاش کرنا چاہیئے جس سے کہ دنیا کی تقسیم ڈالر اور غیر ڈالر کے علاقوں میں نہ ہونے پائے۔ سر اسٹیفورڈ کرپس وزیر خارجہ مسٹر بیون کے ہمراہ واشنگٹن کانفرنس میں برطانیہ کی نمائندگی کریں گے (استار)

اقلیتوں کے ساتھ فراخدلانہ سلوک کیا جائیگا

قاضی عیسیٰ کا بیان

اورالائی ۱۲ اگست۔ گورنر جنرل کے ایجنٹ کے مشیر قاضی محمد عیسیٰ خان اور سردار نور محمد گولا پولیٹکل شلم پہلی مرتبہ سرکاری حیثیت میں ۸ اگست یہاں تشریف لائے۔ پاکستان نیشنل گارڈ نے انہیں سلامی دی۔ بعد ازاں قاضی محمد عیسیٰ نے مقامی افسران مسلم لیگ کے کارکنان شاہی جرگہ کے ممبران اور ہندو پنچایت سے ملاقات کی۔ انہوں نے ہندو باشندوں کو یقین دلایا کہ وہ پاکستان کے وزیر اعظم کے وعدے پر کاربند رہیں گے۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اقلیتوں کے ساتھ نہ صرف منصفانہ سلوک کیا جائے گا۔ بلکہ ان کے ساتھ فراخدلانہ برتاؤ رکھا جائے گا۔

اورالائی جاتے ہوئے مشیر ان کا سنجاوی اور بیٹھانکوٹ میں خیر مقدم کیا گیا۔ لوگ راستے پر جمع ہو گئے۔ انہوں نے پاکستان زندہ باد مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے لگائے اور بندوقوں سے فائر کئے۔

سنجاوی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے عوام سے تنظیم اور پاکستان کے اچھے سپاہی بن جانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا حکومت اب عوام کی اپنی حکومت ہے۔ اور وہ کوئی قدم ایسا نہیں اٹھائیگی جو عوام کے لئے باعث پریشانی ہو۔ سیاسی نظام کا جو اب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ میں حاکم نہیں ہوں۔ بلکہ لوگوں کا خادم ہوں۔ عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا اور ملک کی ترقی ہمارا نظریہ ہے۔ (استار)

روس آئندہ سال آسٹریلیا چھوڑ دیگا؟

ویانا ۱۱ اگست۔ یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ روسی عنقریب اپنے آسٹریا کے علاقے میں فیکٹریوں کو توڑنے کا کام شروع کر دیں گے۔ یہاں کے مبصرین کا خیال ہے۔ کہ ان خبروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک سے آئندہ سال واپس چلے جائیں گے۔ روسی علاقے میں ۲۰۰ کارخانے ہیں جنکو توڑا جا رہا ہے۔ اور ان کا سامان روس میں منتقل کیا جائے گا۔ آسٹریا کے تیل کے چشموں کی مشینیں اکھاڑی جا رہی ہیں۔ اور کھودنے کا فالتو سامان وہاں سے اٹھایا جا رہا ہے۔ (استار)

"اسرائیل" اب ۷۵ ہزار عرب مہاجرین آباد کرنے کیلئے تیار ہے

لندن ۱۲ اگست۔ لوزان کی ایک خبر میں کہا گیا ہے۔ کہ اب "اسرائیل" ۷۵ ہزار عرب مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہودیوں کی اس پیشکش نے عربوں پر کسی قسم کا اثر نہیں ڈالا۔ اور لوزان کی امن کی گفت و شنید میں پھر مایوس کن تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ جب تک دوبارہ آبادکاری کے متعلق مکمل طور پر گارنٹی نہ دی جائے اس وقت تک عرب کسی بات پر رضامند ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ گارنٹی کے علاوہ ان مہاجرین کے لئے بیرونی ممالک کی امداد کا آنا ضروری ہے۔ جو یہودیوں کے علاقے میں آباد ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

لندن ٹائمز کا نامہ نگار مقیم تل ابیب رقمطراز ہے۔ کہ اسرائیلی حکومت ہر ایک شخص کو یقین دلا رہی ہے کہ وہ اس سے زیادہ ایک عرب مہاجر قبول نہیں کرے گی۔ نامہ نگار نے مزید کہا۔ کہ اس اعلان میں جھلاہٹ اور بیزار و نا پسند کا مظاہرہ ہوتا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ اقوام متحدہ مصالحتی کمیشن کے امریکی ممبر کے ہے کیونکہ اسرائیل اقتصادی اور سیاسی طور پر امریکہ کا دست نگر ہے۔ اگر لوزان میں اسرائیل کی پیشکش پر کوئی سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو غالباً مصالحتی کمیشن کونسل کے سامنے اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ اس وقت اس بات کا اندیشہ ہے۔ کہ اسرائیل کو زیادہ تعداد میں مہاجرین کو بسانا پڑے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ علاقے کا بھی دوبارہ تعین کیا جائے گا۔ (استار)

دمشق ۱۲ اگست۔ شام کے تمام صوبوں میں صنعتی تنازعوں کا تصفیہ کرنے کے لئے حکومت مستقل کونسلیں مقرر کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ ان کونسلوں کی صدارت ایک مجسٹریٹ کیا کرے گا۔ اور صنعت کے مالکوں اور مزدوروں کو نمائندگی دی جائے گی۔ (استار)